(۲)

جناب عبدالحمید بلوچ بستی خیرپور سادات ضلع مظفرگڑھ سے لکھتے ہیں:

"ایک نابالغہ لڑکی کا نکاح اس کے والد نے کردیا ہے۔ جب لڑکی بالغ ہوگئی تو اس نے باپ کے کئے ہوئے نکاح کو مسترد کردیا۔ کیا وہ لڑکی باپ کے کئے ہوئے نکاح کی شرعًا پابند ہے یا بلوغت کے بعد اسے مسترد کرسکتی ہے؟"

الجواب:

بشرطِ صحتِ سوال واضح ہو کہ احناف کے نزدیک صغیرہ کا نکاح اس کے والد یا دادا نے اگر کردیا ہے تو بالغ ہونے کے بعد اس لڑکی کو اس نکاح کے مسترد کرنے کا اختیار ہرگز نہیں ہوتا خواہ وہ اپنے خاوند کو پسند کرتی ہو یا نہ کرتی ہو، نباہ کی کوئی صورت ممکن ہو یا نہ ہو، بہرحال وہ لڑکی بلوغت کے بعد اپنے بچپن کے نکاح میں زندگی گذارنے پر مجبور ہے اور اسے فسخ کرنے کا حق قطعًا نہیں۔ مگر از روئے احادیث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حنفیہ کا یہ مذہب صحیح معلوم نہیں ہوتا۔ حدیث کے مطابق بلوغت کے بعد اس لڑکی کو یہ اختیار حاصل ہے کہ چاہے تو وہ بچپن کے اس نکاح کو قائم رکھے اور چاہے فسخ کرادے۔ چند ایک احادیث ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ "عن ابن عباس ان جاریۃ بکرا اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ان اباھا زوجھا وھی کارھۃ فخیرھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم" (رواہ ابوداؤد، عون المعبود ص۱۹۵ ج ۲ باب فی البکر یزوجھا ابوھا، مشکوٰۃ المصابیح ص۲۷۱ ج ۲)

اس حدیث کو امام ابوداؤد اور حافظ ابن حجر نے مرسل قرار دیا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث متصل الاسناد مرفوع ہے۔ ملاحظہ ہو، عون المعبود صفحہ ۱۹۵، ج ۲۔

نیز اس روایت کو امام احمد اور ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے۔ سبل السلام شرح بلوغ المرام میں ہے:

"فالعلۃ الکراھتہا فعلیھا علق التخییر لانھا المذکورۃ فکانہ قال صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنت کارھۃ فانت بالخیار وقول المصنف انہ واقعۃ عین کلام غیر صحیح بل حکم عام لعموم علتہ فاینما وجدت الکراھۃ ثبت الحکم" (سبل السلام ج ۲ ص ۶۷، فتاویٰ نذیریہ ص ۳۹۷ ج ۲)

کہ اس نکاح میں لڑکی کو اختیار دینے کی علت کراہت تھی، جہاں یہ کراہت پائی جائے گی، یہ حکم پایا جائیگا۔"

۲۔ عن عائشة ان فتاةً دخلت علیها فقالت ان ابی زوجنی من ابن اخیه یرفع بی خسیسته وانا کارهة فقالت اجلسی حتیٰ یأتی النبی صلی الله علیه وسلم فجاء رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخبرته فارسل الی ابیها فدعاه فجعل الامر الیها فقالت یا رسول الله قد اجزت ما صنع ابی ولکن اردت ان اعلم للنساء من الامر شیئ" (سنن نسائی ص ۲۷۰۲۳ باب البکر یزوجها ابوها وهی کارهة)

"فرمایا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ میرے پاس ایک لڑکی آئی اور کہنے لگی کہ میرے والد نے میرا نکاح اپنے بھتیجے کے ساتھ کر دیا ہے تاکہ اس کے بھتیجے کی مسکینی اس طرح ختم ہو جائے جبکہ میں یہ نکاح پسند نہیں کرتی۔ تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا، ٹھہرو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آجانے دو۔ پس جب آپؐ تشریف لائے تو حضرت صدیقہؓ نے سارا واقعہ بیان کیا اس پر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لڑکی کے باپ کو بلایا اور اس نکاح کے باقی رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار لڑکی کو دے دیا۔ تو لڑکی نے کہا کہ اے اللہ کے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھے صرف مسئلہ واضح کرنا تھا کہ نابالغہ کو بالغہ ہونے پر بچپنے کے نکاح کو باقی رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار ہوتا ہے کہ نہیں! میں اپنے باپ کے نکاح کو منظور کرتی ہوں۔"

فیصلہ:

مذکورہ بالا دونوں احادیث کے مطابق نابالغہ لڑکی بالغہ ہونے پر اپنے بچپنے کے نکاح کو فسخ کرنے کرانے کا حق رکھتی ہے اور اس کا یہ حق چھینا نہیں جا سکتا۔ یعنی اسے مجبور نہیں کیا جا سکتا کہ وہ اپنے والد کے بچپنے کے نکاح کو باقی رکھے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم وحکمہ احکم!

- خط وکتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے ورنہ تعمیل نہ ہو سکے گی۔
- "ترجمان الحدیث" ایک دینی رسالہ ہے اس سے قلمی تعاون آپ کا دینی فریضہ ہے۔
- ترجمان میں اشتہارات دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں ــــ اس طرح دین حقہ کی ترویج واشاعت میں آپ حصہ دار بنیں گے ــــ والله لایضیع اجر المحسنین!
- ترجمان کے پانچ خریدار بنانے پر ترجمان ایک سال کیلئے اعزازی جاری کیا جائیگا۔

(مینیجر)